بسم اللہ الرحمن الرحیم!

حقیقت تقلید

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین و علی من تبعھم باحسانٍ الی یوم الدین. امابعد.

قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول...... (النور: ۵۴)

تقلید ایک فکری جمود ہے جو اسلام کے مزاج وطبیعت کے بالکل خلاف ہے۔ اسلام تو ایک متحرک دین ہے جس میں کتاب وسنت کو اساس قرار دے کر ہر دور میں فکری آزادی کی نہ صرف حمایت کی گئی ہے بلکہ حریتِ فکر و نظر کیلئے تمام ممکنہ راہیں بھی ہموار کردی گئی ہیں، قرون مشہود لھا بالخیر میں بدعت کے اس شجر خبیث کا کہیں کوئی وجود نہ تھا، تقلید شخصی کا نتیجہ ہمیشہ تعصب وتنگ نظری کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ یہ خطرناک مرض جس کو لاحق ہو جائے اس کی سوچ، فکر، کردار وگفتار سب راہِ اعتدال سے ہٹ جاتے ہیں۔ تقلیدی جمود پر ہلکا سا بھی تموج ہو تو متعصب مقلد کی نیند اڑ جاتی ہے اور وہ انسانیت اور شرافت کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے، تقلید کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس میں حدیث کو حنفیت کے تابع بنانے کی سعی نامشکور کی جاتی ہے اور اگر حدیث تابع نہ بن سکے تو تاویل ہی کیا تحریف تک کا ارتکاب کرنے سے گریز نہیں کیا جاتا۔ مثلاً رفع الیدین کا ثبوت تاحین حیاتِ محمد رسول اللہ ﷺ موجود ہے۔ مگر پوری دنیائے حنفیت رٹو طوطے کی طرح منسوخ ہے منسوخ ہے کی رٹ لگائے ہوئے ہے۔ جبکہ یہ مسلم ہے کہ نسخ کا تعلق تاریخ سے ہے مگر آج تک یہ مقلد قوم نسخ کی وہ تاریخ امت کو نہیں بتا سکی، تقلید کو ثابت کرنے کیلئے مقلد ایسی ایسی حرکتیں کرتا ہے کہ علم، امانت ودیانت اپنا سر پیٹ لیں، کبھی اہل حدیثوں کو مناظرے کا چیلنج دیا جاتا ہے جبکہ تقلید کی تعریف میں عدم معرفتِ دلیل داخل ہے تو تقلید کے ساتھ بحث، جدال بغیر علم ہے اور اللہ کا ارشاد ہے۔ ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ھدی ولا کتاب منیر . (لقمان: ۲۰)

دعویٰ یہ ہے کہ حق، ائمہ اربعہ کے مذاہب ہی میں دائر ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان چاروں ائمہ سے پہلے ان لاکھوں مسلمانوں کا کیا بنے گا جو ان چاروں کے ناموں تک سے ناواقف تھے؟ یہ دعویٰ بھی نری جہالت وحماقت پر مبنی ہے کہ تقلید ایک نکیل ہے جو ایک مسلمان کو فکری بے راہ روی سے بچاتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان کے بریلوی

بھائی جو امام ابوحنیفہؒ کے ہی مقلد ہیں تو وہ کس طرح بے راہ روی کا شکار ہوئے؟ اور یہ اعتراض کہ اہل حدیث بھی کئی فرقوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے کو برا کہتے ہیں۔ بیچارہ مقلد تو اندھا ہوتا ہے اگر قرآن وسنت کی بینائی اس کی آنکھوں میں ہوتی تو دیکھتا کہ یہ اختلافات اجتہادی نوعیت کے ہیں مگر محور عقیدت و مرکز اطاعت سارے اہل حدیثوں کا ایک ہے اور وہ ہے کتاب وسنت اور اس قسم کے اختلاف کو اختلاف تنوع کہا جاتا ہے جو دور صحابہ میں بھی موجود تھا اس طرح کے اعتراض کرنے والے کاش علامہ شوکانیؒ کی القول المفید ہی دیکھ لیتے، کبھی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اہل حدیث بھی امام بخاریؒ کے مقلد ہیں اس پر اتنا ہی کہا جا سکتا ہے۔ ''بریں عقل و ہمت بباید گریست''

ان کو اتنا بھی علم نہیں کہ محدثین کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف ایسے ہی نہیں کہہ دیتے بلکہ اس کی وجہ بتلاتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح یا ضعیف کیوں ہے؟ ظاہر ہے کہ دلیل ہے تو ان کی بات ماننا تقلید کیسے ہوئی؟ تقلید کی تعریف میں جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا کہ عدم معرفتِ دلیل موجود ہے۔

اب جمود ٹوٹ رہا ہے، برف پگھل رہی ہے، مسلمان، اپنے مرکز عقیدت کتاب وسنت کی طرف پلٹ رہا ہے، مقلدین کا یہ گروہ اپنی کورانہ تقلید کی بنیاد پر اہل حدیث دشمنی میں اندھا بنا ہوا ہے۔ ان کے خلاف بے بنیاد باتوں کو پھیلانا اور الزام تراشیاں کرنا کارِ ثواب سمجھتا ہے۔

حضرات مقلدین کی یہ جاہل مشنری تقلید کو خالص اسلام بتا کر بھولے بھالے مسلمانوں کو تقلید کے دامِ فریب میں پھنسانے کیلئے پوری قوت صرف کئے ہوئے ہے اور اپنے امام کے اقوال و آراء کی طرف دعوت دے کر انہیں گمراہی کے دلدل میں ڈھکیل رہی ہے۔ اس کے برخلاف......

نہادِ اہل حدیث ست اتباعِ سنن　　　صبائے رائے نیابد گزر دریں گلشن

حافظ جلال الدین القاسمی۔ (مالیگاؤں) ایم اے میسور یونیورسٹی

www.Jalaluddinqasmi.com